ہمیں امید ہے جس طرح نکلسن کے ترجمہ اسرار خودی نے مغرب کو اقبال کے افکار سے روشناس کرایا ہے اسی طرح یہ کتاب بھی اقبال کے نظریات کی نشر و اشاعت کا ایک موثر ذریعہ ہوگی۔

کتاب کے شروع میں فاضل مترجم نے تعلیمات اقبال پر ایک مبسوط مقدمہ بھی تحریر فرما دیا ہے۔ کتاب کا معیار طباعت عمدہ ہے۔

گھریلو جھگڑے | جناب ابن فرید صاحب۔ شائع کردہ: ادارہ بتول اچھرہ۔ لاہور۔ صفحات ۱۲۶ قیمت ۲ روپے ۳۷ پیسے۔

گھر معاشرے کی بنیادی اکائی ہے۔ اس کا استحکام معاشرے کا استحکام ہے اور اس کے بگاڑ سے پورے معاشرے کے اندر بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ اسلام نے عائلی زندگی کو کشاکش اور غم و غصہ سے پاک رکھنے کے لیے نہایت ہی پاکیزہ اصول عطا فرمائے ہیں۔ ابن فرید صاحب نے انہیں اصولوں کی روشنی میں انسانی نفسیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے گھر کی فضا کو پرسکون بنانے کے لیے چند موثر تجویزیں بتائی ہیں۔ اُن کا انداز بیان بڑا دلچسپ، آسان اور حکیمانہ ہے۔

ہم کیسے رہیں | جناب ابن فرید صاحب۔ شائع کردہ ادارہ بتول، اچھرہ۔ لاہور۔ صفحات ۱۲۱ قیمت دو روپے۔

یہ کتاب بھی "گھریلو جھگڑے" کے سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس میں عورت کو اپنی گھریلو ذمہ داریوں سے آگاہ کیا گیا ہے۔ اور اسے یہ بتایا گیا ہے کہ کامیاب زندگی گزارنے کے لیے اسے اپنی کس انداز سے تربیت کرنی چاہیے۔ ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

"کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ کے مزاج میں بردباری اور سنجیدگی ہے لیکن شوہر بہت ہی گرم مزاج اور جذباتی ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر بُرا مان جانا یا ناراض ہو جانا اس کی عادت ہے۔ یہ عادت ظاہر ہے کہ کسی کے لیے بھی نفع بخش نہیں، لیکن آپ کیا کریں کہ آپ کو اس سے سابقہ پڑ ہی گیا ہے۔ آپ کو اس سے نمٹنا ہے۔ یہ موقع درگزر اور خوشگواری کا لحاظ کرنے کا ہے۔ آپ یہ فیصلہ کر لیجیے کہ ایسے موقعوں پر آپ ان کو معاف کر دیا کریں گی

پھر آپ دیکھیں گی کہ ساری جھنجلاہٹ یک طرفہ ہو کر رہ جائے گی اور اس میں وہ شدت اور زور باقی نہیں رہے گا جو ہمیشہ ہمیشہ کے تعلقات کو خراب کر دے۔ آپ خیال کرتی ہونگی کہ شاید یہ شوہر سے دب کر رہنا ہو۔ لیکن نہیں یہ مصالحت کی کامیاب ترین زندگی ہے۔ ہر جذباتی معاملے میں شوہر کو جب یکساں روش کا سامنا کرنا پڑے گا تو وہ خود اپنی حالت پر نظر ثانی کرنے کے لیے مجبور ہوگا اور اس کا برتاؤ اس نوعیت کے مقابلے میں یقیناً مختلف ہوگا جبکہ آپ مدمقابل بن کر آئیں گی۔

ساری کتاب اسی قسم کی حکیمانہ باتوں سے بھری ہوئی ہے

فلسفۂ انقلاب | تالیف: جمال عبدالناصر صاحب۔ ترجمہ، دیباچہ و تذکرہ: اسماء رشید ایم، اے۔ شائع کردہ: اردو اکیڈمی سندھ۔ کراچی۔ قیمت تین روپے۔

زیرِ نظر کتاب "انقلابات" کا کوئی فلسفیانہ تجزیہ نہیں بلکہ ایک آمر کے ذاتی تجربات کی داستان ہے۔ اس میں سیاسی جوڑ توڑ، قتل و غارت کے منصوبے تو بکثرت ملتے ہیں لیکن تفکر کی گہرائی یکسر مفقود ہے۔ یہ درحقیقت قوت و طاقت کے پرستار کے تاثرات ہیں۔ یہ کتاب ہٹلر کی مشہور کتاب "میری جدوجہد" کا چربہ ہے اور اس کا ایک ایک حرف اُسی جارحانہ قوم پرستی کی غمازی کرتا ہے جس کی جھلک ہمیں جرمنی کے آمر کی تحریر میں نظر آتی ہے۔

دیباچہ میں مترجمہ نے جمال ناصر کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ کافی حد تک محلِ نظر ہیں۔ مثلاً یہ کہنا کہ ناصر نے برسرِ اقتدار آنے کے بعد اپنے دشمنوں سے انتقام نہیں لیا بالکل غلط ہے۔ ناصر صاحب کی خدمات جو کچھ بھی ہوں لیکن انہوں نے اخوان المسلمین جیسی دینی تحریک کو جس ظلم و تشدد کے ساتھ دبایا ہے اور اس کے مخلص کارکنوں پر جس قسم کے مظالم ڈھائے ہیں انہیں انسانیت کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ محض خلوص اور قوم اور وطن سے محبت اور اس کی خدمت کا سچا جذبہ کبھی بھی قوموں کو کامرانی کی راہ پر نہیں لگا سکتا۔

مصری ایک آزاد اور طاقتور مصر کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ یہ خواب بڑا مبارک ہے اور خدا